نبوت کے عقلی دلائل(تعلیماتِ حضرت مجددالف ثانی کی روشنی میں)

The Rational Arguments of Prophethood (in The Light of The Teachings of Hazrat Mujaddid-alf-Thānī)

Dr. Mahmud Ahmad
Postdoctoral Fellowship, IRI, IIU Islamabad,
muftimehmoodahmad@gmail.com
Dr. Abdul Latif Hubshi
Principal, Govt. Boys Degree College
Jhuddo:abdullatiftjm@gmail.com
Dr. Khawar Anjum
Chief Executive, Nobel Herbel Products, Private
Limited:khawaranjum373@gmail.com

Abstract:

Prophethood is a very high status which cannot be obtained by struggle. It is given by Almighty Allah. Hazrat Muhammad peace and blessings of Allah be upon him is the last Prophet of Almighty Allah. Whoever knows the character of Prophet Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him, his sincerity, his loyalty and the consistency of his words and deeds, will be sure that Muhammad, peace be upon him, is a true prophet. In this article, the logical arguments, given by Mujaddid-alf-Thānī have been discussed and analysed. However, from his claim of prophethood (rather his birth to his death), there are countless arguments that prove his truth and truthfulness. Hazrat Mujadid-alf-Thānī was great Islamic scholar and A great Sufi of Naqshbandī Mashrab in era of Akber the great Mughal King. The King polluted the real teachings of Islam and the basic concepts of Islam. Hazrat Mujadid-alf-Thānī rebuked him with his great teachings verbally and in the dorm of writings. He also cleared the concepts of Nabuwat and elaborated this concept with his rational arguments.

Keyword:Nabuwat, Arguments, Mujaddid-alf-Thānī, Prophethood

۱۵۷۱تا۱۰۳۴ھ میں سارے بر صغیر کے کونے کونے پر اکبر اعظم پورے دنیوی جاہ وجلال کے ساتھ حکمرانی کر رہا تھا۔ پہلے پہل تو اس نے بڑے اچھے دن گزارے، علماء واولیاء کی بارگاہ میں حاضری دیتا، نہایت ادب و احترام سے درس قرآن وحدیث سنتا، گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ذکر وفکر میں مشغول ہوتا، پانچوں وقت نماز باجماعت کا اہتمام کرتا، فیض سحر گاہی سے لطف اندوز ہوتا مگر بعد میں اس کے خیالات میں تبدیلی آگئی دراصل وہ ان پڑھ تھا، صوفیاء خام اور علماء سو اور غیر مذہبی عناصر نے مل کر اسے دین ہدایت سے دور کر دیا اس کے گمراہی یہاں تک پہنچ گئی کہ اس نے نبوت محمدیہ اور رسالت مصطفویہ کا بھی انکار کر دیا۔ بلکہ ایک دور ایسا آیا کہ وہ اپنے اپ کو نبی کہلواتا ہے اس کے ایک درباری شاعر نے اس کے اس دعوے پہ خوب طنز کیا ہے۔

شاہ ما امسال دعوی نبوت میکند

سال دیگر گر خدا خواھد، خدا خواھد شدن [1]

پھر واقعی ایسا ہی ہوا کچھ مدت بعد خدائی دعوی بھی کر دیا اور لوگوں کو مجبور کیا کہ اسے سجدہ کیا جائے۔ ان پر آشوب حالات میں ملت اسلامیہ کے عظیم نگہبان حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ نے نبوت محمدی کے بارے میں عقلی وفکری دلائل کے ساتھ اکبر اعظم کے حواریوں سے مناظروں میں انہیں زبردست شکست فاش دی۔ اس موضوع پر اثبات النبوۃ جیسی بلند پایہ کتاب بھی رقم فرمائی اس کتاب میں تحریر فرماتے ہیں[2]۔ میں نے بعض لوگوں سے مناظرہ کیا جنہوں نے فلسفہ پڑھا تھا اور غیر مسلموں، ملحدوں اور کافروں کی کتابیں پڑھ کر اس سے اپنے آپ کو عالم فاضل سمجھنے لگے تھے اور عامۃ الناس کو راہ راست سے ہٹا دیا اور اصلی نبی کی تحقیق کرتے ہوئے ایک خاص آدمی کے لیے اس کے ثبوت میں خود بھی صراط مستقیم سے ہٹ گئے اور گمراہ ہوگئے۔ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ میں ان کے لئے ایسی تقریر کروں جو ان کے شکوک دور کر دے۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ، نے نبوت کے بہت سارے عقلی دلائل اس کتاب میں درج فرمائے ہیں۔

---

[1] مولانا جلال الدین رومی؛ مثنوی معنوی دفتر سوم—بخش اول، خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران پشاور، ۱۹۹۵م
Maulana Jalal-al-Din Rumi, Mathnawi-e-Ma'navi Daftar-e-Sowm– Bakhsh-e-Awal, Khana-e-Farhang Jamhuri Islami Iran, Pishawar, 1995

[2] الف ثانی، شیخ احمد، اثبات النبوہ فی تحقیق النبوہ، ادارہ اسلامیات، لاہور، ۴۷
Alif Thānī, Sheikh Ahmed, Ithbat al-Nubuwwah fi Tahqiq al-Nubuwwah, Idara-e-Islamiyat, Lahore, 47

سیرت و کردار:

نبی کی سیرت و کردار اس کی نبوت کی بہت روشن دلیل ہوتا ہے۔ جس کو جھٹلانے کیلئے بڑے سے بڑے دشمن میں بھی ہمت نہیں ہوتی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کے دشمن ابو جہل اور ابو لہب بھی آپ کو صدق و صفاء زہد و تقویٰ علم و حکمت، عفو و رحمت کا عظیم شاہکار سمجھتے تھے۔ خود قرآن حکیم نے حضور ﷺ کی سیرت و کردار کو حضور کی نبوت کی دلیل قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ میں تم میں ایک عرصہ بسر کر چکا ہوں کیا تم میں عقل نہیں، گویا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جس شخص نے کبھی دنیوی معاملات میں سچائی، امانت و دیانت اور عدل وانصاف کا دامن نہیں چھوڑا وہ رب تعالیٰ کے بارے میں اور اپنی نبوت کے حوالے سے اور قرآن حکیم کی نسبت کیسے جھوٹ بول سکتا ہے۔ امام ربانی قدس سرہ نے اس عظیم دلیل کے متعلق خوب لکھا ہے، فرماتے ہیں[3]۔ نبوت کے اعلان سے پہلے تبلیغ کے وقت اور تبلیغ دین کے بعد حضرت محمد ﷺ کے واقعات و حالات واضح ثبوت ہیں۔ آپ کے اخلاق حسنہ اور احکام حکمیہ بھی بین دلائل ہیں۔ آپ ایسے خطرناک مواقع پر پیش قدمی فرماتے تھے جہاں بڑے بڑے بہادر انسان بھی پیچھے ہٹ جایا کرتے نیز آپ نے نہ صرف مذہبی بلکہ دنیوی کاموں میں بھی کبھی جھوٹ نہیں بولا اگر آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہوتا تو آپ کے دشمن اسے ساری دنیا میں مشہور کر دیتے۔ آپ نے نہ دعوی سے پہلے اور نہ بعثت کے بعد کوئی غلط کام کیا۔ آپ امی ہونے کے باوجود نہایت فصیح و بلیغ تھے، آپ کو تبلیغ رسالت کے سلسلے میں طرح طرح کی تکلیفیں آئیں خود فرماتے ہیں کہ کسی نبی کو اتنی تکلیفیں نہیں دی گئیں جتنی مجھے دی گئی ہیں۔ اس کے باوجود آپ نے صبر واستقامت سے سب تکلیفوں کو برداشت کیا اور آپ کے عزم و ہمت میں کوئی فرق نہ آیا۔ جب آپ دشمنوں پر غالب آ گئے اور اس مقام پر پہنچ گئے کہ لوگوں کے مال و جان کے بارے میں فیصلے آپ کے حکم کے مطابق ہونے لگے تو اس مقام میں بھی آپ کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ آئی آپ نے آغاز زندگی سے لے کر آخر تک اعلیٰ ترین اخلاقی اصولوں کے مطابق زندگی بسر فرمائی، یہ تمام باتیں ثابت کرتی ہیں کہ آپ نبوت کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے اور کوئی عقلمند اور انصاف پسند انسان اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے اثبات کی دلیلوں میں سے دوسری دلیل جس کو جاحظ جس کا تعلق معتزلہ فرقے سے تھا، نے اور اہل سنت میں سے امام غزالی نے پسند کیا ہے کہ اعلان نبوت سے پہلے آپ کے حالات اور دعوت کی حالت میں اور دعوت پوری ہونے کے بعد آپ کے حالات اور آپ کے عظیم اخلاق اور

---

[3] القرآن، سورہ فاطر: 8

Al-Quran, Sura Fatir: 8

حکیمانہ احکام اور ایسی جگہ پیش قدمی کرنا جہاں بڑے بڑے بہادر ہچکچاتے ہوں یہ امور نبوت کے ثبوت کے لئے کافی ہیں۔آپ نے دین ودنیا کی مہمات میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ورنہ آپ کے دشمن مشہور کر دیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت سے پہلے اور اعلان نبوت کے بعد کبھی بھی کسی قسم کے غلط کام کا ارتکاب نہیں فرمایا دنیاوی عمر کی ابتدا سے انتہا تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی پسندیدہ عمل پر قائم رہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر حد سے زیادہ شفیق تھے اللہ تعالی نے فرمایا

فلا تذهب نفسك عليهم حسرات اورفرمایا فلعلك البسط باخع نفسک[4]

قریش نے آپ کو مال، خوبصورت لڑکی اور سرداری کا لالچ پیش کیا کہ اپنی دعوت کو چھوڑ دیں مگر آپ نے ان چیزوں کو کوئی اہمیت نہ دی۔ فقراء کے ساتھ بہت تواضع اور امراء کے ساتھ ترفع سے پیش آتے انتہائی خطرناک موڑ پر بھی دشمنوں کے مقابلے میں کبھی میدان نہیں چھوڑا۔ غزوہ احد وخندق کے روز یہ بات آپ کے دل کے قوی اور باطن کے قوی ہونے کی دلیل ہے۔ غرض جو شخص ان امور کا تتبع کریگا تو اس کو معلوم ہو جائیگا کہ اگرچہ ان میں سے ہر ایک خوبی نبوت پر دلالت نہیں کرتی کیونکہ کسی کا ایک آدھ خوبی میں ممتاز ہونا اس کے نبی ہونے پر دلالت نہیں کرتا لیکن ان سب کا مجموعہ صرف انبیاء کرام کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ میں ان سب خوبیوں کا جمع ہونا آپ کے نبی ہونے کی عظیم دلیل ہے۔

قرآن حکیم:

اللہ کریم نے اپنے محبوب عظیم ﷺ کی نبوت ورسالت کو ثابت کرنے کے لئے قرآن حکیم کی صورت میں ایسی دلیل نازل فرمائی[5] جس کا کوئی جواب نہیں۔قرآن حکیم نے بڑے بڑے حکماء وبلغاء کو چیلنج کیا مگر کسی میں اس کے ایک حرف کو بھی غلط ثابت کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ نے عرب کے فصیح وبلیغ لوگوں کو بلند وبانگ خطاب کیا اور دعوت دی کہ وہ قرآن جیسی ایک سورت پیش کریں اس قسم کے لوگ بکثرت تھے اور وہ انتہائی درجے کے متعصب تھے اور ان کی عہد جہالت والی غیرت بہت مشہور تھی مگر وہ قرآن مجید کی کسی چھوٹی سی سورت کے برابر بھی کوئی سورت نہ لا سکے۔ یہاں تک کہ انہوں نے قلمی مقابلے پر جنگ کو

---

[4] الف ثانی، شیخ احمد، رسالہ تہلیلیہ، ادارہ مجددیہ ۵/۲، ایچ ناظم آباد، ۳ کراچی
Alif Thānī, Sheikh Ahmad, Rasala Tahliliya, Idara Mujadiya 2/5, H Nazimabad 3, Karachi

[5] القرآن، سورہ بقرہ:78
Al-Qur'an, 2:78

اہمیت دی اگروہ قلم کے ساتھ کسی قسم کا مقابلہ کر سکتے تو وہ ضرور کرتے نیز ہمیں متواتر روایات سے اس کا علم ہوتا ہے اس لئے نقل روایت کے بہت سے ذرائع ہیں۔[6]

تاریخی آثار:

نبی کی نبوت کیلئے آثار بھی فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔ کسی کے احوال وآثار کو دیکھ کر اس کے دعوی نبوت کے صدق وکذب کو پہچاننا کسی بھی صاحب عقل سلیم کیلئے مشکل امر نہیں دنیا میں بڑے بڑے مفکر، مدبر مصلح اور عہد ساز افراد گزرے لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ نبی کے احوال وآثار ان سے بھی ہزاروں درجہ زیادہ حقیقت افروز اور ضیاء آفرین نظر آتے ہیں۔ کائنات میں سب سے بڑا عقیدہ توحید ہے اور جس طرح ختم نبوت کی دلیل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے جتنے بھی انبیاء اس دنیا میں تشریف لائے ان کی مثال ایک محل کی سی ہے جسے کسی نے خوب آراستہ کیا لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ آکر اس محل کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر اس جگہ ایک اینٹ لگا دی جاتی تو یہ محل میں کمی نظر نہ آتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس میں ہی وہ آخری اینٹ ہوں میری بعثت کے ساتھ نبوت کا اختتام ہو چکا ہے[7]۔ جس طرح نبی عقیدہ توحید کو مانتا اور پیش کرتا ہے اور لوگوں کو کلی طور پر اس کی حقانیت کے جلوے دکھاتا ہے، کسی اور کو یہ سعادتیں نصیب کہاں؟ حضرت امام ربانی قدس سرہ نے تاریخی آثار کو بھی نبی کی نبوت کی عقلی دلیل تسلیم کیا ہے، فرماتے ہیں۔ امام غزالی نے اس کو ایسے بھی بیان کیا ہے کہ اگر تمہیں کسی معین فرد کے متعلق شک ہو کہ وہ نبی ہے یا نہیں آپ کو اس کا یقین اسی طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ اس کے جو قول وافعال کا ذکر یا تو مشاہدے کے ذریعے یا تواتر کے ذریعے یا ایک دوسرے سے سن کر اخذ کرے، کیونکہ جب تم نے ان کو نہ دیکھا ہو چنانچہ مشہور حقیقت تو یہ ہے کہ چونکہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے فقیہ ہونے اور جان لینن کے طبیب ہونے کے متعلق تم عاجز نہیں رہو گے اور یہ معرفت حقیقی ہو گی۔ تقلید کی بناپر نہیں ہو گی بلکہ اگر تم کچھ طلب اور فقہ پڑھو گے اور انکی کتابوں کا مطالعہ کرو گے تو تمہیں ان دونوں کی حالتوں سے علم ضروری حاصل ہو گا اسی طرح جب تم نے نبوت کے معنی سمجھ لئے تو قرآن

---

[6] مجددی، محمد احسان، روضتہ القیومیہ، امام ربانی پبلیکیشنز، لاہور، ص ۱۳۲
Mujadidi, Muhammad Ehsan, Ruzta Al-Qayyumiya, Imam Rabbani Publications, Lahore, p.132

[7] ترمذي، السنن، كتاب الأمثال، باب في مثل النبي والأنبيا قبله، 5: 147، رقم: 2862
Tirmidhi, Al-Sunan, Kitab al-Amthal, Bab fi Mithl al-Nabi wal-Anbiya Qabla, 5:147, Number: 2862.

وحدیث میں بہت زیادہ غور کرو،اس وقت تمہیں اس کا علم ضروری حاصل ہوگا کہ نبی کریم نے نبوت کے درجات پر فائز ہیں اور زمانہ کی دوری اس تصدیق میں مشکل نہیں ہے جس طرح سابق تصدیق میں مخل نہیں،اس لئے کہ آپ کے تمام اقوال وافعال صالحہ کے ذریعے قوت علمیہ وعملیہ میں نفوس بشریہ کی تکمیل کی خبر دیتے ہیں اور بیماریوں کے علاج اور تاریکیوں کے ازالے سے مطلع کریں اور ثبوت کے معنی اس کے سوااور کچھ نہیں۔چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پانچ نام ہیں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں یعنی اللہ تعالی میرے ذریعے کفر کو مٹادے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آئے گی اور حشر برپا ہوگا اور میں آخری نبی ہوں مطلب یہ کہ میرے درمیان کوئی نبی نہیں آئے گا[8]

ابوالفض سے مناظرہ:

حضرت امام ربانی قدس سرہ نے اسی معیار کو سامنے رکھتے ہوئے نے وقت کے بہت بڑے عالم ابوالفضل کو دندان شکن جواب دیا،ابوالفضل نے کہاہے ممکن ہے کہ فرشتہ نزول کرے لیکن یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ایک مقررہ شخص پراترتا 1 ہے اور اشارہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کی طرف کیا آنجناب رضی اللہ عنہ نے نے فرمایا تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہ ابو نصر فارابی اور ابن سینا حکیم تھے۔کہام کتا ہیں اور ان کے علوم ان کی حکمت پر دلالت کرتے ہیں ، آنجناب رضی اللہ سے عنہ نے فرمایا پس اسی طرح قرآن اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہے آنحضرت سے ہی تھے اور فرشتہ ان پراترتا تھا یہ منکر ابوالفضل خاموش ہوگیا.

انقلاب آفرین دعوت:

نبی کی دعوت وتعلیم میں انقلابی تاثیر ہوتی ہے کہ جس سے جہالت کے پرستار ہدایت کے علمبردار بن جاتے ہیں،روحوں کی دنیا نکھر جاتی ہے۔دلوں میں اجالے سمٹ آتے ہیں۔زمانہ اس پر شاہد ہے کہ ہمارے نبی اکرم ے کے دم قدم سے عرب کے بدہ، تہذیب وتمدن کے معمار اور عجم کے گنوار فکر وآگہی کے مینار ثابت ہوئے حضور کی صدائے لاہوتی سے صدیوں کا جمود ٹوٹ گیا اور ہر طرف توحید ورسالت کا پرچم لہرانے لگا۔یہ انقلاب آفرین دعوت آپ کے نبی

---

[8] بخاري،الصحیح،کتاب المناقب،باب ماجاءفي أسماءرسول اللہ ﷺ ،3: 1299،رقم:3339

Bukhari, Al-Sahih, Kitab al-Manaqib, Bab ma ja'a fi Asma' Rasool Allah 3:1299 ,ﷺ, Number: 3339

ہونے کی واضح دلیل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ﷺ ہوں میں احمد ﷺ ہوں میں ماحی ہوں میں حاشر ہوں اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے [9]

حضرت امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسی قوم کے درمیان دعویٰ کیا جن کے پاس کوئی کتاب نہیں تھی اور نہ ہی ان میں کوئی حکمت تھی بلکہ وہ حق سے اعراض کئے ہوئے تھے یعنی یا تو مشرکین کی طرح بتوں کی پوجا کرتے تھے یا یہود کی طرح دین تشبیہ وصنعت تزویر اور بے سَر وپا کو رائج کرتے تھے یا مجوس کی طرح دوخداؤں کے پجاری اور محارم سے نکاح کرتے یا نصاری کی طرح باپ، بیٹا بنا کر تثلیث کے قائل تھے۔ آپ نے ان لوگوں میں دعویٰ کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشن کتاب اور حکمت لے کر آیا ہوں تاکہ مکارم اخلاق کو پورا کروں۔ یعنی عقائد حقہ کے ذریعے لوگوں کی قوت علمیہ اور اعمال صالحہ کے ذریعے ان کی قوت عملیہ کو کامل کروں اور دنیا کو ایمان اور اعمال صالحہ کے ذریعے منور کروں چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کر دیا جیسا کہ اللہ نے اس کا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ وہ کھوٹے دین کمزور پڑ گئے اور فاسد کام زائل ہو گئے۔ بلکہ توحید کے آفتاب اور تنزیہ کے چاند اطراف عالم میں چمک اٹھے اور نبوت کے یہی معنی ہیں کیونکہ نبی وہی ہے جو نفوس بشریہ کی تکمیل کرتا ہے اور دل کے امراض کا علاج کرتا ہے اور جب مریض دلوں کے علاج اور تاریکیوں کے دور کرنے میں جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کی دعوت کی تاثیر کامل واکمل تھی تو آپ کے نبی ہونے کا یقین ضروری ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ آپ جملہ انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کا مفہوم ہے بعض صحابہ کرام آپس میں گفتگو کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کلمہ بنایا ہے حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا [10]

---

[9] ترمذي، الجامع الصحیح، کتاب الأدب، باب ماجاء فی أسماء النبی ﷺ، 5: 135، رقم:2840

Tirmidhi, al-Jami' al-Sahih, Kitab al-Adab, Bab Ma Ja'a Fi Asma' al-Nabi 5:135 ,ﷺ, Number: 2840

[10] ترمذي، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب فی فضل النبي ﷺ، 5: 587، رقم:3616

Tirmidhi, Al-Jami' al-Sahih, Kitab al-Manaqib, Bab fi Fadl al-Nabi 5:587 ,ﷺ, Number: 3616

معجزات کا ظہور:

اللہ کریم نے اپنے نبیوں کو عظیم الشان معجزات عطا فرمائے جو انکے اقتدار و اختیار کی دہائی بھی دیتے رہے اور ان کے صادق الوعد اور راسخ العمل ہونے کی نشانی بھی اس کا مظہر ہوتی اور ہر نبی کا معجزہ اس کے دور کی مادی اور روحانی قوتوں پر غالب ہی ہوتا تھا۔ ہمارے نبی حضور سرور عالم ﷺ کا دور نبوت قیامت تک پھیلا ہوا ہے، اسلئے ہمارے نبی کو ایسے ایسے معجزات عطا کئے گئے، پس اگر جو قیامت تک ہونے والی حیرت ناک انسانی کاوشوں کا منہ چڑا رہے ہیں۔ انسان نے سائنس کی بدولت آج چاند پر قدم رکھا ہے، ہمارے نبی نے کولات صدیوں پہلے ہی اپنی انگشت تاز مین کے اشارے سے چاند کو دو خم کر کے بتادیا(اشیاء کہ سائنس کی تمام جولانیاں بھی نہی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، اسی طرح سورج کو واپس لائے، پتھروں کلمے پڑھوائے۔ خشک کھجوروں کو ہرا ابھرا کرنا، انگلیوں سے دودھ اور پانی کے چشمے بہاتا، ہمارے نبی کی ذاتی برتری کی گواہی دے رہے ہیں۔ بلکہ ہمارے نبی تو سراپا معجزہ بن کر تشریف لائے۔ خلیل ونوح و کلیم و مسیح کی صف میں تمہارے جیسا کوئی دوسرا نہیں ملتا حضرت امام ربانی قدس سرہ نے معجزے کو بھی دلائل نبوت میں یکجا معجزات کا ظہور ہے۔[11]

آپ فرماتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو نبوت کا دعوی کرے اور معجزات دکھلائے اسے صحیح معنوں میں نبی اور پیغمبر تسلیم کر لینا چاہئے تھا کیونکہ اللہ تعالی کا یہ قانون ہے کہ نبوت کے دعویدار کی طرف سے معجزہ کے بعد وہ لوگوں کے دلوں میں اس کی صداقت کا یقین پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ بالعموم جھوٹے انسان کی طرف سے معجزہ کا اظہار نہیں ہو سکتا، اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی یہ کہے میں پیغمبر ہوں۔ پھر وہ پہاڑ کو اکھاڑ کر لوگوں کے سروں پر کھڑا کر دے اور یہ کہے اگر تم مجھے جھٹلاؤ گے تو یہ تمہاری طرف سے ہٹ جائے گا۔ پھر تب لوگ اس کی تصدیق کرنے کا ارادہ کریں تو فی الواقع وہ پہاڑ ان سے دور ہو جائے گا اور جب وہ اسے جھٹلانے کا قصد کریں تو ان کے قریب آجائے ایسی صورت میں واضح طور پر یقین حاصل ہو گا کہ یہ شخص اپنے دعوی نبوت میں سچا ہے اور عقل و عادت یہی فیصلہ کرے گی کہ ایک جھوٹا شخص ایسا کام نہیں کر سکتا۔ معتزلہ نے کہا کہ جھوٹے کے ہاتھ پر معجزہ پیدا کرنا اللہ کی قدرت میں ہے اسلئے کہ اس کی قدرت عام ہے۔ لیکن اس کا وقوع اس کی قدرت پر متجمع ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں اس کے بچے ہونے کا وہم پیدا کرتا ہے اور گمراہ کرتا ہے جو ایک قبیح بات ہے چنانچہ اس کا صدور اللہ تعالی سے دیگر قبائح کی طرح ممتنع ہے۔ کیونکہ اسی وجہ

---

[11] الف ثانی، شیخ احمد سرہندی، معارف لدنیہ، مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور کینٹ، فروری ۱۸۹۶، ص ۱۳
Alif Thānī, Sheikh Ahmed Sirhindī, M'ārif-i-Ludaniah, Markazi Majlis Imām A'zam, Lahore Cantonment, February 1896, P 13

سے بھی دلیل فاسد سے ممتاز ہوتی ہے۔اگرچہ ہم اس کی وجہ کو متعین طور پر نہ جانیں۔پس اگر وہ معجزہ جو جھوٹے کے ہاتھ پر ظاہر ہو اور وہ صدق پر دلالت کرے تو جھوٹا سچا ہو جائے گا اور یہ محال ہے ورنہ معجزہ اس چیز سے جدا ہو جائے گا جو اس کو لازم ہے یعنی اپنے مدلول پر اس کی قلمی دلالت اور یہ بھی محال ہے،[12]

قاضی نے کہا کہ معجزہ کا صدق کے ساتھ شامل ہونا امر لازم ہے یعنی لزوم منقلی نہیں ہے جیسا کہ فعل کا وجود جو فاعل کے وجود کو شامل ہے بلکہ وہ ایک عادی امر ہے جیسا کہ تم نے جان لیا پس اگر ہم اس کی عادی جگہ نے اس کے انحراف کو جائز قرار دیں تو معجزہ کا صدق کے اعتقاد سے خالی کرنا جائز ہو گا اور اس وقت جھوٹے کے ہاتھ پر اس کا ظاہر کرنا جائز ہو گا، اس میں کوئی دشواری نہیں،بجز اس کے معجزے میں فرق عادت ہوتا ہے اور یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ جائز ہے لیکن اس کو جائز قرار دیئے بغیر اس کا اظہار جھوٹے کے ہاتھ پر جائز نہیں اسلئے کہ جھوٹے کے سچے ہونے کا علم محال ہے میں کہتا ہوں کہ عادی امور کا ان کے عادی جگہ سے ہٹنے کو مطلقاً جائز قرار دینا اس کو واجب کرنا ہے کہ معجزہ کو نبی کے صدق کے اعتقاد سے خالی کرنا بھی جائز قرار دیا جائے اسلئے کہ اس کے صدق کا علم معجزہ کے بعد عادی ہے،اس صورت میں صادق کا امتیاز کاذب سے نہیں ہو سکتا اور اثبات نبوت کا دروازہ بند ہو جائے گا۔اس لئے کہ اس کے ثابت کرنے میں اعتماد اس پر ہے کہ معجزے کے ظاہر ہونے کے وقت نبی کے صادق ہونے کا علم ضروری عادی طور پر حاصل ہو، بلکہ لازم آتا ہے کہ معجزہ معجزہ نہیں ہے اور یہ کہ اس کی دلالت صدق پر بالکل نہ ہو۔اس لئے کہ باعتبار اپنے خرق عادت کے معجزہ کہا جاتا ہے اور صدق پر دلالت کرتا ہے۔پس اگر ہم مطلقا خرق عادت کو جائز قرار دیں تو وہ اس صورت میں دلالت نہ کرنے کے اعتبار سے امور عادیہ کی طرح ہوں گے۔مثلاً روزانہ آفتاب کا طلوع ہونا۔پس حق اس مقام میں وہ ہے جو جمہور علماء نے نبی کریم ﷺ کی نبوت کے اثبات میں دلیلیں دی ہیں،پہلی دلیل جو جمہور علماء نے دی ہے وہ یہ ہے کہ حضور نے ثبوت کا دعویٰ کیا اور آپ کے ہاتھوں پر معجزات کا ظہور ہوا،پہلی یعنی دعوئے نبوت والی بات متواتر ہے اور تواتر بھی ایسا جو آنکھوں سے دیکھنے کے قائم مقام ہے۔جس کے انکار کی گنجائش نہیں دوسری بات ظہور معجزات والی تو آپ کے معجزات میں سے قرآن مجید بھی ہے۔[13]

---

[12] الف ثانی، شیخ احمد سرہندی، ادارہ مجددیہ ۲/۱۵ ایچ ناظم آباد ۳، کراچی
Alif Thānī, Sheikh Ahmed Sirhindī, Idara Mujaddidiyya, 2/5 H Nazimabad 3, Karachi

[13] الف ثانی، شیخ احمد سرہندی، مکتوبات ۶۷ دفتر دوم ادارہ مجددیہ ۲/۱۵ ایچ ناظم آباد ۳، کراچی
Alif Thānī, Sheikh Ahmad Sirhindī, Maktobāt 67, Daftar dowm, Idara Mujaddidiyya 2/5 H Nazimabād 3, Karachi

قرآن مجید اس وجہ سے بھی معجزہ ہے کہ آپ نے اس کے ذریعے تمدنی کی اور کسی نے معارضہ نہ کیا، جہاں تک تحری کا تعلق ہے تو یہ بھی متواتر ہے اور اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں، جب قرآن مجید نے تھی کی اور بڑے بڑے بلغاو صحائے عرب سے اس جیسی سورت لانے کو کہاتو باوجود یکہ لوگوں کی تعداد بھیاکے سنگ ریزوں سے زیادہ تھی اور اس چیز کی اشاعت کے سب سے زیادہ حریص تھے جو آپ کے دعوی کو باطل کرتی علاوہ ہے او کودک از میں وہ نایت مصبیت و حمیت جاہلیہ کے لحاظ سے مشہور تھے بلکہ مباہات اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی خاطر دوسروں کو ہلاک کر دینے میں عقل مصروف تھے۔ لیکن اس کے باوجود اس جیسی ایک سورت بھی پیش کرنے سے قاصر رہے۔ یہاں تک کہ الفاظ کے ذریعے معارضہ کرنے کے بدلے انہوں نے تیغ آزمائی کو ترجیح دی، پس اگر وہ اس معارضہ پر قادر ہوتے تو معارضہ کرتے اور اگر معارضہ کرتے تو ہی ہم تک تواتر کے ساتھ پہنچتا۔[14] سے بیان کرتا ہوں کہ ہم نے خرق عادت کو صرف نبی کے حق میں اعجاز کے طور پر اور ولی کے حق میں کرامت کے طور پر اس کے سفسط ہونے کے باوجود جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس کا حصول اور اس کا محقق ہر زمانے میں ہے، یہاں تک کہ عادت مستمرہ ہو گئی ہے کہ اس کا انکار ممکن نہیں۔

جیسے حیوانات کا کلام کرنا تھوڑی خوراک سے بہت لوگوں کو آسودہ کر دیا اور نہ ان اور انگلیوں کے درمیان پانی کے چشمہ پھوٹ پڑنا اور غیب کی خبریں دینا اس قسم دیا ہے۔ کے افعال بہت زیادہ ہیں جن کا احاطہ ممکن نہیں تو اگرچہ ان معجزات میں سے ہر ایک متواتر نہیں ہے۔ لیکن ان کے درمیان قدر مشترک یعنی معجزہ کا ثبوت بلاشبہ متواتر ہے۔[15]

باقی رہا نبوت کا معجزات کے ذریعے ثابت کرنا تو یہ دلیل نبوت کے ثابت کرنے میں طریق حکما کے قریب ہے اس لئے کہ اس بات کا نچوڑ یہ ہے کہ لوگ اپنے معاشی حالات میں ایک ایسے شخص کی محتاجی اختیار کریں جس کی تائید اللہ تعالی کی طرف سے ہو اور وہ ان عام لوگوں کے لیے ایسا واضح قانون بنائے جو دونوں جہاں میں ان کی خوش بختی کا ذریعہ بن جائے۔

---

[14] الف ثانی، شیخ احمد سرہندی، مکتوب ۱۰۰، دفتر سوم، ادارہ مجددیہ ۲/۵ایچ ناظم آباد ۳، کراچی
Alif Thānī, Sheikh Ahmad Sirhindī, Maktoob 100, Office 3, Idara Mujaddidiyya 2/5H Nazimabād 3, Karachi

[15] ایضا

Ibid

نگاہ غیب آشنا:

نبی کی نگاہ نبوت کے سامنے غیب و شہادت یکساں ہوتے ہیں بلکہ نبی کا معنی ہی غیب دان ہوتا ہے النبوۃ ھي المقام المرتفع نبوت کہتے ہی مقام بلند کو ہے کہ جس پہ کھڑا ہونے والا آگے بھی دیکھتا ہے، پیچھے بھی دیکھتا ہے اوپر بھی دیکھتا ہے، نیچے بھی دیکھتا ہے، عرش بھی دیکھتا ہے، فرش بھی دیکھتا ہے، دوزخ بھی دیکھتا ہے، جنت بھی دیکھتا ہے، ازل بھی دیکھتا ہے، ابجد بھی دیکھتا ہے، اتنی وسیع نظر اور انتقاد قع علم اس کی نبوت کی دلیل بن جاتا ہے، امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں اس عقل کے اوپر ایک اور فائق درجہ ہے جس پر اس کی دوسری آنکھ کھل جاتی ہے اور اس کے ذریعے گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کو دیکھنے کی صلاحیت حاصل ہو جاتی ہے وہ ایسے افعال کو بھی جان جاتا ہے جس سے عقل عاجز ہوتی ہے اس طرح کہ قوت حس تمیز کو نہیں جان سکتی اور اسی طرح جو امتیاز کرنے والے کے سامنے وہ عمل پیش کیے جائیں جن کو وہ جان سکتے ہیں اقرار یا انکار کر سکتے ہیں اور یہ ایسا ہے ایسا جہان ہے جہاں تک وہ نہیں جا سکتا اور نہ اس کے کی حقیقت کو پا سکتا ہے اور اس کا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس کے اندر موجود نہیں اور مادر زاد نابینا اگرچہ یہ اثر اور فکر کو قبول نہیں کر سکتا جو چیز اس کے اوپر منکشف ہو جاتی ہے کیونکہ نبوت صرف اس سے عبارت ہے بلکہ اس سے جنس کا اوراک جو مدرکات عقل سے خارج ہے۔ نبوت کے خواص میں سے ہے اور اس کے علاوہ نبوت کے اور بھی بہت سے خواص ہیں ان خواص میں جو ہم نے بیان کئے ہیں وہ سمندر کا ایک قطرہ ہے۔ ہو اور اگر ان عجیب افعال پر غور کرے جو آپ ﷺ سے ظاہر ہوئے؟ اور غائب کے عجائب پر غور کرے جن کے متعلق قرآن مجید میں آپ کی زبان کے ذریعے خبر دی گئی اور ان خبروں پر غور کرے جو آخری زمانے کے متعلق دی گئی ہیں اور جس طرح آپ نے ذکر کیا اس طرح ان کے وقوع پر غور کرے تو اسے لازمی طور پر اس کا علم حاصل ہو گا کہ آپ اس درجے پر پہنچے ہوئے ہیں جو عقل سے ماوراء ہے اور اس میں وہ نظر کھل جاتی ہے جس سے غیب اور وہ خواص اور امور منکشف ہو جاتے ہیں جن کا ادراک عقل نہیں کر سکتی۔ اور نبی اکرم ﷺ کی صداقت کے ضروری علم کو حاصل کرنی کا یہی طریقہ ہے۔[16]

[1616] الف ثانی، شیخ احمد سرہندی، مکتوب ۱۰۰، دفتر سوم، ادارہ مجددیہ ۲/۵ ایچ ناظم آباد ۳، کراچی

Alif Thānī, Sheikh Ahmad Sirhindī, Maktoob 100, Office 3, Idara Mujaddidiyya 2/5H Nazimabād 3, Karachi

فضائل خاتم نبوت:

ہمارے نبی حضور ﷺ کو بیشمار فضائل عطا فرمائے گئے جن کے سبب حضور انبیاء ورسل میں بھی ممتاز نظر آتے ہیں اور فضائل پکار کر کہہ رہے ہیں کہ حضور ہی ختم نبوت کے تاجدار ہیں، حضور ہی بزم رسالت کے محور و مدار ہیں، ہر مسلمان مرد عورت کیلئے حضور کے فضائل کو سیکھنا واجب ہے کہ حضور کی ختم نبوت کا عقیدہ اس کے دل و جاں میں پوری طرح سرائیت کر جائے، حضرت امام ربانی قدس سرہ نے جابجا ان فضائل کو نہایت اہتمام سے قلمبند فرمایا، فرماتے ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ تمام نبیوں کے خاتم اور آپ کا دین ادیان سابقہ کا راسخ ہے، اور آپکی کتاب پہلی کتب سے بہترین ہے۔ آپکی شریعت کا تاریخ کوئی نہیں ہوگا اور قیامت تک یہی شریعت رہے گی، حضرت عیسی علیہ السلام جو نزول فرمائیں گے وہ بھی آپ کی شریعت ہی پر عمل کریں گے اور آپ کے امتی کی حیثیت سے رہیں گے ہیں حضرت محمد ﷺ اولا و آدم میں سردار اور آتا ہیں اور قیامت کے دن سب سے زیادہ تعداد آپ کے پیروؤں کی ہو گی، آپ اللہ تعالی کے نزدیک اولین و آخرین میں سب سے زیادہ معزز ہیں، بروز حشر آپ سب سے پہلے قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے آپ ہی سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے ہیں، سب سے پہلے آپ کی شفاعت ہی قبول ہو گی۔ سب سے پہلے آپ ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ اور آپ کیلئے دروازہ کھولا جائے گا، قیامت کے دن حمد کا پرچم آپ ہی کے ہاتھوں میں ہو گا، اور اس پرچم کے نیچے حضرت آدم اور تمام انبیاء کرام اور تمام لوگ ہونگے آپ ہی کی وہ مبارک ہستی ہے جس کے بارے میں خود ارشاد فرمایا کہ ہم سب کے بعد آنے والے ہیں لیکن قیامت میں سب سے آگے ہوں گے، آپ نے فرمایا میں بغیر فخر کے کہتا ہوں کہ میں اللہ کا حبیب ہوں رسولوں کا امام و پیشوا ہوں اور مجھے اس پر کوئی تھر نہیں ہے۔ میں خاتم النبین ہوں اور مجھے اس پر بھی کوئی فخر نہیں۔ میں محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب ہوں، خداوند تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے ان کے بہترین میں بنایا پھر ان کی دو جماعتیں بنائیں تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں سے بنایا اور پھر ان کے قبیلے اور خاندان بنائے تو مجھے ان کے بہترین خاندان میں بنایا۔ پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانے سے بنایا لہذا میں ان گھرانے کے اعتبار سے بہترین اور اپنی ذات کے اعتبار سے بہترین ہوں۔ جب لوگ اٹھائے جائیں تو میں سب سے پہلے نکلوں گا جب وہ وفد بنائیں جائیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا، جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کی شفاعت کروں گا، ان کی طرف سے عرض کروں گا۔ جب وہ روک دیئے جائیں تو میں ان کی شفاعت کروں گا، جب وہ مایوس ہونگے تو میں ان کو بشارت دوں گا، بزرگی کی کنجیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گے۔ لوائے حمد میرے ہاتھ میں ہو گا، میں اپنے رب کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا ہوں میرے گرد ایک ہزار خادم گھومتے ہونگے۔ جیسے پوشیدہ انڈے یا بکھرے ہوئے ہوتی ہیں۔ قیامت کے دن میں سارے نبیوں کا بھی امام، خطیب اور شفیع

ہوں گا اور یہ میں فخر سے نہیں کہتا، اگر حضور نہ ہوتے تو اللہ تعالی مخلوق کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کا اظہار نہ کرتا اور آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ اتنی بات سمجھ لینی چاہئے کہ حالات معراج حضور اکرم اے کے جسم اور روح دونوں کو پیش آئے تھے اور جو مشاہدات کئے تھے وہ بصارت اور بصیرت دونوں سے ہوئے نے سے ہوئے تھے لیکن دوسروں کو جو طفیلی ہیں اگر یہ حالت بطور طعیت کے پیش آتی ہے تو وہ صرف روح تک ہی محدود رہتی ہے۔ اور بصیرت کے ساتھ مخصوص ہوا کرتی ہے ۔ حجاب کا شکار ہونے والی نسلوں نے حضور اکرم ﷺ کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا، نتیجہ یہ ہوا کہ منکر ہو گئے اور خوش قسمت لوگوں نے انہیں رسالت کے رنگ میں دیکھا رحمت عالم و عالمیان جانا اور تمام انسانوں سے آپ کو تازہ دیکھا تو ایمان جیسی متاع عزیز سے مشرف ہو گئے اور ان کا شمار نجات والوں میں ہو گیا۔ علم جملی جو کہ صفات اضافیہ سے ہو گیا ہے دو ایک ایسا نور ہے جو عنصری پیدائش میں اصلاب سے متعدد ارحام میں پہنچتے ہوئے اللہ تعالی کی حکمتوں اور مصلحتوں کے مطابق انسانی صورت میں جو بہترین شکل ہے ظاہر ہوا اور وہی محمد اور احمد کے نام سے موسوم ہوا۔ کشف صریح سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی پیدائش اس امکان سے علی ہے جو صفات اضافیہ سے تعلق رکھتا ہے اس امکان سے نہیں جو تمام ممکنات تات عالم میں ثابت ہے۔ جس قدر بھی گہری نظر سے دیکھا جائے تو حضور کا وجود نوا اس میں شہور نہیں ہوتا حضور کی پیدائش کا مشا اور آپ کا امکان صفات اضافیہ آر گا کا وجود اور ان کا امکان محسوس ہوتا ہے۔ جب حضور عالم ممکنات میں سے نہیں اطہ ہوں گے بلکہ اس عالم سے اوپر سے ہوں گے تو یقینی بات ہے کہ ان کا سایہ کی اس سے لطیف تر ہوتا ہے لیکن جب ان سے لطیف تر اس دنیا میں کوئی چیز نہیں جاتے ور ہے تو ان کا سایہ کس صورت میں ہوتا جانا چاہئے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں کے ہے بلکہ افراد عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی رسول ﷺ کی پیدائش کے باوجود اللہ تعالی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ خود فرمایا۔ خلقت من نور الله "میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا محمد ہوں۔

خلاصہ بحث:

نبوت اللہ تعالی کا عطا کردہ وہ منصب جلیلہ ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالی نے ازل سے فیصلے فرما دیے ہیں فرمان باری تعالی ہے اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ مفہوم: وہ اللہ خوب جانتا ہے کہ اس نے نبوت و رسالت کس کو عطا کرنی ہے۔ نبوت و رسالت منصب موهوبہ ہے اپنی محنت اور عبادت و ریاضت کی بنیاد پر کوئی ولی تو بن سکتا ہے لیکن نبی نہیں بن سکتا۔ مختلف ادوار میں جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوتے رہے۔ صحابہ کرام سے لے کر تابعین ،تبع تابعین اور علماء نے

تلوار کے ساتھ ساتھ دلائل کے ساتھ بھی ان کا مقابلہ اور علمی اور عملی میدان میں ہر مقام پر ان کذابین کو شکست فاش دی۔حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے دور میں مغل شہنشاہ اکبر نے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا اور پھر ابو الفضل اور فیضی جیسے موقع پرست علماء کے گمراہ کرنے پر خدائی کا دعویٰ کر دیا۔حضرت مجدد الف ثانی نے اس کے اس باطل دعویٰ کو دلائل کے ساتھ رد کر دیا اور نبوت کے اثبات میں بلند پایہ عقلی دلائل پیش کیے۔اس کے ساتھ ساتھ نبوت کے خصائص کو ایسے خوبصورت ترین انداز میں بیان کیا کہ جس سے کذاب اکبر بادشاہ اور اس کے حواری کوسوں دور تھے۔حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے دور میں نبوت کے عقلی دلائل بیان فرما کر نہ صرف کذابوں کا منہ بند کیا بلکہ اپنی تعلیمات کے ذریعے معاشرے میں پائے جانے والے دیگر غلط عقائد اور رسومات کا بھی خاتمہ کیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License